04
سلسلہ منبر اللجنۃ العلمیۃ

خطبہ جمعۃ المبارک

التبیان
Islamic Center

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ تعالیٰ

بعنوان

ہم رمضان کا استقبال کیسے کریں؟

29 اپریل 2019ء 20 شعبان 1440ھ

زیر اہتمام
التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

0308-6222418 0311-1701903

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہم رمضان کا استقبال کیسے کریں؟

خطبہ کے اہم عناصر:

❀ ماہ شعبان کے روزے ❀ چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا ❀ ماہ رمضان کی عظمت کا ادراک کرنا
❀ نیتوں کو خالص کرنا ❀ اپنے دلوں کو صاف کرنا ❀ سابقہ گناہوں سے توبہ کرنا
❀ تکبیر اولٰی کا اہتمام کرنا ❀ ماہ رمضان کے مسائل سیکھانا ❀ دعاؤں کا معمول بنانا
❀ نیکی میں رغبت پیدا کرنا ❀ نظام الاوقات کو ترتیب دینا ❀ غرباء اور مساکین کی مدد کرنا

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ (آل عمران:133)

حضرات محترم! ماہ رمضان کی آمد آمد ہے، ہر کوئی ماہ رمضان کی آمد پر بے حد خوشی محسوس کر رہا ہے۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس کا انتظار بندہ مومن سال بھر کرتا ہے کیونکہ یہ نیکی، برکت، بخشش، عنایت، توفیق، عبادت، زہد، تقوی، جہاد، خاکساری، مساوات، صدقہ وخیرات، رضائے الٰہی، جنت کی بشارت اور جہنم سے نجات کا مہینہ ہے۔ یہ ماہ رمضان ایک سال بعد ہمارے پاس صرف ایک ماہ کے لیے مہمان بن کر آتا ہے۔

اپنے ذہن میں ذرا تصور پیدا کیجئے کہ جب ہمارے گھر کسی اعلی مہمان کی آمد ہوتی ہے تو ہم لوگ کیا کرتے ہیں؟ تو اس کا جواب میں کہا جائے گا کہ ہم بہت ساری تیاریاں کرتے ہیں، گھر کے آنگن کو خوب سجاتے ہیں، خود بھی ان کے لئے زینت اختیار کرتے ہیں، پورے گھر میں خوشی کا ماحول ہوتا ہے، بچوں کے لب پہ نغمے، چہرے پہ خوشی کے آثار ہوتے ہیں۔ مہمان کی تواضع کے لئے انواع واقسام کے کھانے تیار

کئے جاتے ہیں۔ جب ایک مہمان کے لئے اس قدر تیاری کی جاتی ہے تو مہمانوں میں سب سے اعلیٰ اور رب تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے مہمان کی تیاری کس قدر پرزور ہونی چاہئے؟ تو آیئے! چند ایسے اعمال سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں جن کے ذریعے ہم اس ماہِ مبارک کا اچھے انداز سے استقبال کرسکیں:

① ماہ شعبان کے روزے:

رسول اللہ ﷺ ماہ شعبان میں کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ : لاَ يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ : لاَ يَصُومُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ

رسول اللہ ﷺ نفلی روزے رکھتے تھے تو ہم آپس میں کہتے کہ اب آپ روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں۔ اور جب روزہ چھوڑ دیتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ میں نے رمضان کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کو کبھی پورے مہینے کا نفلی روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور میں نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ کسی مہینے میں آپ ﷺ نے شعبان سے زیادہ روزے رکھے ہوں۔

صحیح البخاری:1969، صحیح مسلم:1156

(البتہ جب نصف شعبان گزر جائے تو استقبالِ رمضان کے روزے رکھنا منع ہے، چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ، فَلَا تَصُومُوا

جب نصف شعبان ہوجائے تو روزے نہ رکھو۔

صحیح۔سنن ابی داود:2337، سنن الترمذی:۷۳۸

اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ ماہ رمضان میں مسلسل ایک ماہ روزے رکھنے ہیں تو جسم کو کچھ آرام مل جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ ماہ شعبان کے مکمل روزے رکھنے کے بعد رمضان میں روزے رکھنے کی ہمت ہی نہ ہو۔

(مگر وہ شخص جو جمعرات، سوموار یا ایام بیض کے مسلسل روزے رکھتا ہے، اس کے لیے جائز ہے کہ وہ نصف شعبان کے بعد بھی روزے رکھ لے۔

② چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء:

ہم میں سے بہت سے لوگوں کے خصوصاً خواتین کے کچھ نہ کچھ روزے رہ جاتے ہیں، تو کوشش کرکے ان

ایام میں ان کی قضائی دے دینی چاہیے،جیسا کہ سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں:

كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلاَّ فِي شَعْبَانَ

رمضان کے جو روزے مجھ سے چھوٹ جاتے تھے،شعبان سے پہلے مجھے ان کی قضاء کی استطاعت نہ ہوتی۔

صحيح بخاري 1950، صحيح مسلم: ١١٤٦

③ ماہ رمضان کی عظمت کا ادراک کیجئے:

رمضان کا مہینہ بہت عظمت والا مہینہ ہے، اس کی عظمت کا احساس اور قدر و منزلت کا لحاظ آمد رمضان سے قبل ہی ذہن و دماغ میں پیوست کرلیا جائے، تاکہ جب رمضان آئے تو غفلت، سستی، بے اعتنائی، ناقدری، ناشکری اور صیام و قیام سے بے رغبتی کے اوصاف رذیلہ پیدا نہ ہوں۔ یہ اتنی عظمت و قدر والا مہینہ ہے کہ اس کی صرف ایک رات ہی بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (سورة القدر)

بلاشبہ ہم نے قرآن کو لیلۃ القدر (یعنی باعزت و خیر و برکت والی) رات میں نازل کیا ہے۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا ہے۔ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات میں فرشتے اور جبرائیل روح الامین اپنے رب کے حکم سے ہر حکم لے کر آترتے ہیں۔ وہ رات سلامتی والی ہوتی ہے طلوع فجر تک۔

(اس کا مطلب یہ قطعاً نہیں کہ رمضان کی صرف ایک ہی رات قدر و منزلت والی ہے، بلکہ اس کا ہر دن اور ہر رات قدر و منزلت کی حامل ہے، اور جو اس ماہ رمضان کو پالینے کے بعد عمل صالح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے راہ جہاد میں شہید ہونے والے سے بھی پہلے جنت میں داخلہ نصیب فرماتا ہے، چنانچہ سیدنا طلحہ بن عبید اللہ ؓ فرماتے ہیں:

دور دراز کے دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ دونوں ایک ساتھ اسلام لائے تھے، ان میں ایک دوسرے کی نسبت بہت ہی محنتی تھا، تو محنتی نے جہاد کیا اور شہید ہوگیا، پھر دوسرا شخص اس کے بعد ایک سال تک زندہ رہا، اس کے بعد وہ بھی فوت ہوگیا۔ طلحہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں، اتنے میں وہ دونوں شخص نظر آئے اور جنت کے اندر سے ایک شخص نکلا، اور اس شخص کو اندر جانے کی اجازت دی جس کا انتقال آخر میں ہوا تھا، پھر دوسری بار نکلا، اور

اس کو اجازت دی جو شہید کر دیا گیا تھا، اس کے بعد اس شخص نے میرے پاس آ کر کہا: تم واپس چلے جاؤ، ابھی تمہارا وقت نہیں آیا۔ صبح اٹھ کر طلحہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو خواب بیان کرنے لگے، تو لوگوں نے بڑی حیرت ظاہر کی ، جب یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی اور آپ ﷺ کو سارا واقعہ بیان کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

مِنْ أَيِّ ذَلِكَ تَعْجَبُونَ؟

تمھیں کس بات پر تعجب ہے؟

انہوں نے کہا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَانَ أَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ اجْتِهَادًا، ثُمَّ اسْتُشْهِدَ، وَدَخَلَ هَذَا الْآخِرُ الْجَنَّةَ قَبْلَهُ

اے اللہ کے رسول! پہلا شخص نہایت عبادت گزار تھا، پھر وہ شہید بھی کر دیا گیا اور یہ دوسرا اس سے پہلے جنت میں داخل کیا گیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

أَلَيْسَ قَدْ مَكَثَ هَذَا بَعْدَهُ سَنَةً؟

کیا یہ اس کے بعد مزید ایک سال زندہ نہیں رہا؟

لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں، ضرور زندہ رہا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

وَأَدْرَكَ رَمَضَانَ فَصَامَ، وَصَلَّى كَذَا وَكَذَا مِنْ سَجْدَةٍ فِي السَّنَةِ؟

اس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس میں روزے رکھے اور سال میں اتنی اتنی رکعت نماز پڑھی؟

لوگوں نے کہا: یہ تو ہے۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

فَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

تو اسی وجہ سے ان دونوں (کے درجوں) میں زمین و آسمان کے فاصلہ سے بھی زیادہ دوری ہے۔

صحیح۔سنن ابن ماجہ:3925

④ اپنی نیتوں کو خالص کر لیجئے:

آمد رمضان سے قبل ہی اپنی نیتوں کو خالص کر لیجئے، اور خلوص دل سے اس سے کما حقہ مستفید ہونے کا عزم مصمم کر لیجئے، کیونکہ اخلاص دراصل دین کا لب لباب اور نچوڑ ہے اور ہر کام اخلاص کے ساتھ ہی کرنے کا

اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ(سورة البينة:5)

اور انہیں اس کے سوا حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، اس حال میں کہ اس کے لیے دین کو خالص کرنے والے ہوں۔

(اور جو شخص اخلاص سے عاری ہوکر ریا کاری کے لیے کوئی عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا کوئی بھی عمل قبول نہیں فرماتا، چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ(سورة هود:15/16)

جو کوئی دنیا کی زندگی اور اس کی زینت (ریا کاری) کا ارادہ رکھتا ہو ہم انہیں ان کے اعمال کا بدلہ اسی (دنیا) میں پورا دے دیں گے اور اس (دنیا) میں ان سے کمی نہ کی جائے گی۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور برباد ہوگیا جو کچھ انہوں نے اس میں کیا اور بے کار ہے جو کچھ وہ کرتے رہتے ہیں۔

حضرات محترم! اس لیے ضروری ہے کہ آمد رمضان سے قبل ہی اپنی نیتوں کو خالص کرلیا جائے، تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو شرف قبول سے نوازے۔

⑤ اپنے دلوں کو صاف کر لیجئے:

آمد رمضان سے قبل ہی اپنے دلوں کو حسد، کینہ، خواہشاتِ نفس، عداوت، ناشکری اور ہر قسم کی نافرمانی سے پاک کر لیجئے، کیونکہ ایسے دل میں کبھی بھی تقویٰ، زہد اور اخلاص پیدا نہیں ہوسکتا۔

دل کی صفائی اس لیے بھی ضروری ہے کہ اگر یہ صحیح ہو تو سارا جسم صحیح رہتا ہے اور اگر یہ خراب ہوجائے تو سارا جسم خراب ہوجاتا ہے، جیسا کہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَلَا وَإِنَّ فِي الجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ القَلْبُ

آگاہ رہو! جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ صحیح رہتا ہے تو سارا جسم صحیح رہتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو

سارا جسم بگڑ جاتا ہے، آگاہ رہو! وہ دل ہے۔

صحیح البخاری:52، صحیح مسلم:١٥٩٩

⑥ رمضان نعمت الٰہی ہے، اس کا احساس کرتے ہوئے شکر ادا کیجئے:

ماہ رمضان رب تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی ایک نعمت ہے۔ عام طور سے انسان کو اس نعمت کا احساس کم ہی ہوتا ہے جو حاصل ہوجاتی ہے لیکن جو نہیں مل پاتی اس کے لئے تڑپتا رہتا ہے۔

(ذرا سوچئے! پچھلے رمضان کتنے ہی لوگ ہمارے ساتھ سحری وافطاری کیا کرتے تھے، لیکن آج وہ اس دنیا میں موجود نہیں، کتنے ہی لوگوں کو ماہ رمضان میسر نہیں آتا، کتنے ہی لوگ رمضان کو پانے کی خواہشات کرتے کرتے اس دنیا کو خیر آباد کہہ جاتے ہیں۔ اس لیے اس نعمت الٰہی پر باری تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے، کیونکہ شکر کرنے سے اللہ تعالیٰ یہ نعمت ہمیں دوبارہ دوبارہ دیتا رہے گا، چنانچہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ(ابراهيم: 7)

اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کروگے۔ تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کروگے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔

(اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمت پر شکریہ ادا نہیں کرتے، ان کے متعلق فرمایا:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُواْ نِعْمَةَ اللّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّواْ قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ، جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ{ابراهيم :28_29}

کیا تو نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا اتارا جہنم میں، وہ اس میں داخل ہوں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

⑦ سابقہ گناہوں سے توبہ کیجئے:

مشہور مثال ہے: صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو وہ بھولا نہیں ہوتا۔ ہم میں سے کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو پچھلے گیارہ مہینوں سے اپنے رب کا در بھول چکے ہیں، گناہوں کی دلدل میں زندگیاں گزار رہے ہیں، مالک الملک کی اس نعمت کے آنے سے قبل ہی اگر ہم اس کی طرف رجوع کر لیں، تو اللہ مالک کا دروازہ ہمیں کھلا ملے گا۔ بلکہ اس کا تو اعلانِ عام ہے:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ(سورة الزمر:53)

کہہ دیجئے اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، بلاشبہ وہ بہت بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے۔

لہٰذا ہمیں توبہ واستغفار اور انابت ورجوع میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ یاد رکھ لیجئے! رمضان کی آمد سے قبل اپنے گناہوں سے پاک وصاف ہوجانا ہی اس کا صحیح استقبال ہے۔ ہمیں اپنے ان دوست واحباب اور عزیز واقرباء سے سبق لینا چاہیئے، جنھوں نے سوچ رکھا تھا کہ آئندہ رمضان میں توبہ تائب ہوجائیں گے۔ مگر قبل اس کے کہ وہ رمضان کا نیا چاند دیکھتے، ہم نے اپنے ہاتھوں سے انھیں سپرد خاک کردیا۔ لہٰذا ہمیں پہلی فرصت میں توبہ کرلیجئے۔ پھر جب رمضان آجائے تو جی بھر کے جنت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

⑧ چالیس دن تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنے کی کوشش کیجئے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ

جو شخص چالیس دن تک رضائے الٰہی کے لیے تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتا ہے، اس کے لیے دو براءتیں لکھ دی جاتی ہیں: ایک جہنم سے برات اور دوسری نفاق سے برات۔

سنن الترمذی: 241، قال الالبانی: حسن

(ویسے تو عام دنوں میں بھی نماز باجماعت کا اہتمام کرنا چاہیے مگر ماہ شعبان کے آخری عشرہ میں یہ کام شروع کرنے کا فائدہ یہ ہوگا کہ ماہ رمضان میں ہماری کوئی بھی نماز تکبیر اولیٰ کے بغیر نہیں پڑھی جائے گی۔ ہمارے سلف تو عام دنوں میں بھی اس کا بہت اہتمام کیا کرتے تھے، چنانچہ امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے سیدنا سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا قول نقل فرمایا ہے:

مَا أَذَّنَ المُؤَذِّنُ مُنْذُ ثَلاَثِينَ سَنَةً، إِلاَّ وَأَنَا فِي المَسْجِدِ

تیس سال سے مؤذن کے اذان دیتے وقت میں مسجد ہی میں ہوتا ہوں۔

سیر اعلام النبلاء: 221/4

(ایک دوسری روایت میں ہے:

مَا فَاتَتْنِي الصَّلاَةُ فِي جَمَاعَةٍ مُنْذُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً

چالیس سال سے ان کی کوئی با جماعت نماز فوت نہیں ہوئی۔

سیر اعلام النبلاء:4/221

اللہ اکبر! دنوں، ہفتوں یا مہینوں، بلکہ چند سالوں کی بات نہیں، مسلسل چالیس سال کے طویل عرصے میں بوقت اذان مسجد میں موجود ہونا یقیناً ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

(اسی طرح امام ربیعہ بن یزید رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

مَا أَذَّنَ المُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الصُّبحِ مُنْذُاَربَعِينَ سَنَةً، إلاَّ وَأَنَا فِي المَسْجِدِ اِلَّا اَن اَكُونَ مَرِيضاً اَومُسَافِراً

مؤذن نے چالیس سال سے صبح کی اذان نہیں دی، مگر میں (اس وقت) مسجد ہوتا ہوں، سوائے ان اوقات کے، کہ میں مریض یا مسافر ہوں۔

ریاض النفوس:84/1

⑨ ماہ رمضان کے مسائل سیکھیں:

حضرات محترم! ماہ رمضان سے مستفید ہونے کے لیے رمضان کے خصائص وفضائل کا استحضار کیا جائے، تا کہ اس کی اہمیت ومقام تازہ ہو جائے، اپنے آپ کو نفسیاتی اور روحانی اعتبار سے تیار کیا جائے، رمضان سے متعلق آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ کا ازسرنو مطالعہ کیا جائے، کیونکہ بہت سارے لوگوں کو ماہ رمضان کے مسائل کا علم نہیں ہوتا، ایسے حضرات کے لیے ضروری ہے کہ وہ ماہ رمضان کے بنیادی مسائل مثلاً: سحری، افطاری، روزہ، نماز تراویح، زکوۃ، صدقۃ الفطر اور اعتکاف وغیرہ کے مسائل ابھی سے سیکھنا شروع کر دیں۔

⑩ دعاؤں کو اپنا معمول بنایئے:

توفیق الٰہی کے بغیر کوئی بھی کام ممکن نہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ سے نیک اعمال کی توفیق مانگتے رہنا چاہیے اور دعا کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ اسی شخص کو دیتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے کھولنا چاہتا ہے، چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَمَا سُئِلَ اللَّهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ العَافِيَةَ

جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھولا گیا (یعنی دعا کی توفیق دی گئی) اس کے لیے رحمت کے دروازے

کھول دیئے گئے اور جو چیز اللہ تعالیٰ سے مانگی جاتی ہےان میں سے سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ عافیت ہے۔

صحیح۔سنن الترمذی:3548

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ہم ماہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اس سے دعا کے ذریعے حاصل کرسکتے ہیں،اور یادرکھ لیجئے!جو شخص بھی دعا کے لیے اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے عاجزی کرتے ہوئے دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا،چنانچہ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ، فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا

تمہارارب بہت حیاء کرنے والا اورسخی ہے،جب بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہےتو انہیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے۔

صحیح۔سنن ابن ماجہ:3865،سنن ابی داود:١٤٨٨

تو آیئے!ان دنوں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ یاالٰہی ہمیں ماہ رمضان میں بخشش،تقویٰ،زہد،رحمت، برکت اورجنت عطافرمااورجہنم سے آزادی نصیب فرما۔

⑪ نیکی میں رغبت کیجئے:

رمضان نیکیوں کا موسم بہار ہے،اللہ تعالی اس مہینے میں مومنوں کومتعددطریقے سے بھلائی سے نوازتا ہے، ہمیں ان بھلائیوں کے حصول کے لیے رمضان سے پہلے ہی کمر بستہ ہوجانا چاہئے اورنیکیوں سے مستفید ہونے کے لئے برضا ورغبت ایک خاکہ تیارکرنا چاہئے تاکہ ہرقسم کی بھلائیاں سمیٹ سکیں۔سمجھ کرقرآن پڑھنے کا اہتمام(کم ازکم ایک مرتبہ قرآن)،پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ نفلی عبادات،صدقہ وخیرات، ذکرواذکار،دعاومناجات،طلب عفوودرگذر،قیام اللیل کا خاص خیال،روزے کے مسائل کی معرفت، دروس وبیانات میں شرکت،اعمال صالحہ پہ محنت ومشقت اورزہدوتقوی سے مسلح ہونے کامکمل خاکہ ترتیب دیں اوراس خاکے کےمطابق رمضان المبارک کاروحانی ومقدس مہینہ گذاریں۔

رمضان میں ہرچیز کا ثواب دوگنا ہوجاتا ہےاورروزے کی حالت میں نیک کام کرنامزیداضافہ حسنات کا باعث ہے،اس لئے اس موسم میں معمولی نیکی بھی گرانقدر ہے۔ہرنماز کے لئے مسواک کرنے کی کوشش کرنا،اذان سے پہلے مسجد میں پہنچ کراذان کا انتظارکرنا،اذان اوراقامت کے درمیان رب تعالیٰ سے دعا مناجات کرنا،تراویح میں پیش پیش رہنا،لوگوں کے لیےسحری وافطاری کا بندوبست کرنا،درس ودروس میں

شرکت کرنا، لوگوں کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

⑫ برائی سے اجتناب کیجئے:

رمضان کے استقبال میں ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ ہم گناہوں سے باز آ جائیں۔لیکن عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے ہم ایک طرف تو نیکیاں کرتے ہیں اور دوسری طرف برائیاں بھی نہیں چھوڑتے۔اس طرح اعمال کا ذخیرہ نہیں بن پاتا بلکہ برائی کے سمندر میں ہماری نیکیاں ڈوب جاتی ہیں۔اس لیے اگر رمضان میں کی ہوئی نیکیوں کو بچانا ہے تو برائیوں سے بالکل اجتناب کرنا ہوگا۔جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَّلَ مِنْكُمْ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ (التوبة:53)

کہہ دیجئے کہ تم خوشی یا ناخوشی کسی بھی طرح خرچ کرو قبول تو ہرگز نہیں کیا جائے گا، یقیناً تم فاسق لوگ ہو۔

اس آیت مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالی گناہوں کی وجہ سے کیے ہوئے صدقہ کو قبول نہیں فرماتا، تو سوچیے! اگر ہم برائیاں بھی کرتے رہیں اور نیکیاں بھی کرتے جائیں تو کیا ایسی نیکیوں کی بھلا اللہ کو کوئی ضرورت ہے؟

⑬ عمرہ کرنے کی کوشش کیجئے:

ماہ رمضان میں مسجد حرام اور مسجد نبوی میں اعتکاف اور نمازوں کا ثواب دیگر مساجد کی نسبت زیادہ ہے اور ویسے بھی ماہ رمضان میں عمرہ کرنا ثواب میں حج کے برابر ہے، جیسا کہ سیدنا وھب بن خنبش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ، تَعْدِلُ حَجَّةً

ماہ رمضان میں عمرہ کرنا (ثواب میں) حج کے برابر ہے۔

صحیح۔سنن ابن ماجہ:2991

(اور ایک دوسری روایت میں مزید کچھ صراحت کرتے ہوئے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے، چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الأَنْصَارِيَّةِ:مَا مَنَعَكِ مِنَ الحَجِّ؟ ، قَالَتْ : أَبُو فُلاَنٍ، تَعْنِي زَوْجَهَا، كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَالآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا، قَالَ :فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سنان انصاری سے

دریافت فرمایا: تو ہمارے ساتھ حج کرنے کیوں نہیں گئی؟ تو اس نے اپنا عذر بیان کرتے ہوئے کہا کہ فلاں کے باپ یعنی میرے خاوند کے پاس دو اونٹ پانی پلانے کے لیے تھے، ایک پر تو وہ خود حج کو چلے گئے اور ایک ہماری زمین کو سیراب کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

صحیح البخاری: 1863، صحیح مسلم: ۱۲۵۶

⑭ نظام الاوقات ترتیب دیجئے:

رمضان سے فائدہ اٹھانے کے لئے پہلے سے منصوبہ بندی کی جائے، اپنے آپ کو فارغ کرلیا جائے، غیر ضروری اسفار کو مقدم یا مؤخر کیا جائے، دنیاوی کاموں کے لئے ہم منصوبہ بندی کرتے ہیں لیکن کم ہی خوش بخت لوگ دینی امور کے لئے منصوبہ بندی کرتے ہیں، رمضان کا پہلے سے مکمل نظام الاوقات مرتب کیا جائے، خاص طور پر اس مہینہ کو قرآن اور قرآنی علوم کے لئے خاص کیا جائے، جیسا کہ ہمارے سلف کے بارے میں آتا ہے۔ چنانچہ امام زہری رحمہ اللہ کے بارے میں ہے کہ جب رمضان آتا تو فرماتے:

إِنَّمَا هُوَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَ إِطْعَامُ الطَّعَامِ

اب تو صرف تلاوت قرآن اور کھانا کھلانا ہی ہوگا۔

لطائف المعارف لابن رجب: ۱۔۱۸۱

(اسی طرح جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا تو امام سفیان ثوری رحمہ اللہ تمام وضائف چھوڑ کر صرف قرآن مجید کی تلاوت کرتے۔

لطائف المعارف لابن رجب: ۱۸۱

سحری سے لے کر سونے تک کا نظام الاوقات اس طرح پر مرتب کیا جائے کہ وقت کا کوئی بھی حصہ ضائع نہ ہو۔

⑮ ٹی وی، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا وغیرہ سے احتراز کیجئے:

ماہ رمضان کا ایک ایک لمحہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ ٹی وی خرافات کا مجموعہ ہے، لہٰذا ماہ رمضان کی آمد سے قبل ہی اس سے جان چھڑانے کی کوشش کیجئے۔ ٹی وی پر رمضان نشریات کے اکثر پروگرام مزموسیقی، اختلاط مرد و زن، اور بے حیائی پر مبنی ہوتے ہیں، جو ماہ رمضان کی روح کو ختم کر دیتے ہیں۔

⑯ آمد رمضان سے پہلے پہلے شاپنگ کر لیجئے:

بازار اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ جگہیں ہیں، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا، وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب جگہیں اس کی مسجدیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔

صحیح مسلم:671،صحیح ابن خزیمۃ:۱۲۹۳

لیکن بہت عجیب بات ہے کہ ہمارے ہاں عام طور پر ماہ رمضان بلکہ خاص طور پر طاق راتوں میں شاپنگ کی جاتی ہے، جبکہ ایسا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ماہ رمضان عبادت کا مہینہ ہے نا کہ شاپنگ کا، نیز ماہ رمضان میں رش اور مہنگائی کے سبب وقت اور پیسے کا ضیاع ہوتا ہے، اس لیے ماہ رمضان سے پہلے شاپنگ کر لینی چاہیے۔

⑰ غرباء اور مساکین کو یاد رکھیئے:

ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں ہر کوئی نیکیوں میں مسابقت چاہتا ہے، ہمارے ادگرد کتنے ہی ایسے لوگ بستے ہیں جن کے پاس سحری وافطاری کے لیے سامان میسر نہیں، ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ایسے لوگوں کو ابھی سے یاد رکھیں اور آمد رمضان سے پہلے پہلے ان کے لیے رمضان راشن مہیا کریں، دنیا میں کسی غریب کی مدد کرنے سے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت ہماری مدد فرمائے گا، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ

جس نے اپنے بھائی سے دنیا کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کی تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دور کرے گا، جس نے کسی مسلمان (کے عیوب) کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس (کے عیبوں) پر پردہ ڈالے گا، جس نے کسی مسلمان کے لیے آسانی پیدا کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا و آخرت میں آسانیاں پیدا فرما دے گا۔ اللہ اس وقت تک بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

صحیح مسلم:2699،سنن ابن ماجہ:۲۲۵،سنن الترمذی:۱۴۲۵

⑱ بہترین تبدیلی لائیے:

حضرات محترم! ہماری زندگی میں کتنے ہی رمضان آئے اور مزید کتنے ہی آئیں گے، مگر اس بار ابھی سے کوشش کریں کہ اس رمضان میں ہم نے اپنے اندر حقیقی تبدیلی لانی ہے اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ تبدیلی صرف رمضان کے لئے نہیں بلکہ سال بھر کے لئے ہو۔ ایسے بہت سے لوگ ہیں جو رمضان کے نمازی ہوا کرتے ہیں اور رمضان رخصت ہوتے ہی نماز سے بلکہ یہ کہیں اللہ سے ہی غافل ہوجاتے ہیں۔ اس لئے ابھی سے کوشش کی جائے کہ یہ تبدیلی عارضی تبدیلی نہ ہو بلکہ ہمیشہ کے لیے ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بندگی موت تک کے لیے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ (سورة الحجر:99)

اور اپنے رب کی عبادت کیجئے یہاں تک کہ تیرے پاس یقین (موت) آجائے۔

❀❀❀❀❀

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03036604440
03086222416